

قادیانی خلیفے اور قرآنی شہادت

آلَّا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ... أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ...

امام جماعت احمدیہ قادیان مراطاب احمد صاحب فرماتے ہیں کہ۔

”... مجدد کے پیغام میں نہ تو کوئی دعویٰ شرط تھا نہ اس مجدد کو ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ کہیں بھی تمام احادیث میں جن کی تشریح عالم اسلام کی تاریخ نے کی ہے یہ بات کہیں نہیں آتی کہ مجدد مامور ہوا اور اس کی بات مانی جائے۔ ایک بزرگ ہے جس نے خدمت کی ہے اور خدا نے اس کو عظیم خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے اور گرتے ہوئے حالات کو سنبھالنے کی توفیق بخشی ہے۔ یہ ہے مجددیت کا تصور لیکن خلافت کے مقابل جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کسی مجددیت کا کوئی ذکر نہیں ملتا اگر خلافت راشدہ جاری رہتی اور مجدد پھر الگ الگ کھڑے ہوتے اور دعوے بھی کرتے، اپنی طرف بھی بلا تے توحدت کو پارہ پارہ کر دیتے بجائے فائدہ پہنچانے کے۔“

(مجلس عرفان صفحہ ۱۲۳ - ۱۲۴) - **آلَّا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ... أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ...**

مراطاب احمد صاحب کی اس شیطانی تعلیم کے برخلاف،

حضرت حکم و عدل امام مہدی مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

” یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ۔ یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر ہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔“ خلیفہ رابع صاحب فرماتے ہیں ”خلافت کے مقابل جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کسی مجددیت کا کوئی ذکر نہیں ملتا“

آلَّا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ... أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ...

حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

” یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اس نے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمْ الْحَقِيقَاتُ میں فرمایا ہے۔“ (مفہومات جلد ۲، صفحہ ۲)

نام نہاد خلیفہ مراطاب احمد صاحب اپنے 27 اگست 1993 کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں کہ ”... پس خدا کی اس گواہی نے ہمیشہ کے لئے ان لوگوں کے پر اپیگنڈے کو جھٹلا دیا ہے جو یہ کہا کرتے تھے کہ اب خلافت کے آخری سانس ہیں اور تجدید کے دن آرہے

بیں۔ کسی مجدد کی تلاش کرو۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ سو سال کی عمریں بھی پائیں اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ انکی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں۔ **خدا کی قسم خلافت احمدیہ** کے سوا کہیں مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید دین کا ذریعہ بنادیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پوکرتا چلا جائے گا۔ ”**اللَّا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ... أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ**۔۔۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ **إِنَّهُمْ جُنَاحٌ فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ**۔۔۔ **ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ أَمْنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَمُطْبَعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ لَا يَفْقَهُونَ** یعنی انہوں نے اپنی قسم کوڈھال بنا رکھا ہے۔ پس وہ **اللہ کے راستے سے روکتے ہیں**۔ یقیناً بہت برا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر انکار کر دیا تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ پس وہ سمجھ نہیں رہے۔

قادیانی نام نہاد خلیفہ مرزانا صاحب بھی شیطانی تعلیم کا پر چار کرنے میں کچھ کم نہ ثابت ہوئے یعنی چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سجحان اللہ۔ تین اہم خطبات کے صفحہ نمبر 31 پر فرماتے ہیں کہ۔

”منافق ایک وسویہ گاہے گا ہے ڈالتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظلی نبی کے طور پر آسکتے ہیں تو بعد میں بھی نبی آسکتا ہے۔ اگر تو کسی منافق نے نبی بنانا ہو تو آسکتا ہے۔ اگر خدا نے نبی بنا نا ہو تو خدا کہتا ہے کہ نہیں بنا یا گا۔۔۔ اب کوئی اور نبی آہی نہیں سکتا۔“

اللَّا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ... أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ۔۔۔

حضرت حکم و عدل امام مہدی مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

”فرمایا کہ میں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔ (۱) **زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ (۲) فَسَخَّقُهُمْ تَسْجِيْقاً**۔ فرمایا: میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ **يَارِبِ فَاسْمَعْ دُعَائِيْ** وَمَزِّقْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَاءَنِيْ وَأَنْجِزْ وَعْدَكَ وَأَنْصُرْ عَبْدَكَ وَأَرِنَا آيَاتَكَ وَشَهِرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيرًا۔ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو لکھ لے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرم اور اپنے بندے کی مدد فرم اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لیے اپنی تواریخ سونت لے اور انکار کرنیوالوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔“ (تذکرہ ۳۲۶)۔

عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يَرِيْ حَمْكُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدُّكَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِّيْرًا۔ (الاسراء۔ 8) تمہارا رب قریب ہے کہ تم پر حکم کرے، اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے، اور ہم نے دوزخ کو کافروں کے لیے قید خانہ بنایا ہے۔

درصل لعنتی وہ ہے جس پر خدا لعنت ڈالے (خالد و اسطی)

قارئین اکرام۔ خالد و اسطی صاحب کا کہنا ہے اور درست کہنا ہے کہ لعنتی درصل وہی ہوتا ہے جس پر خدا تعالیٰ آسمان سے لعنت ڈالے۔ خالد و اسطی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی کلام سے یہ ثابت نہیں کیا کہ درصل اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں پر لعنت ڈالی ہے؟ خاکسار ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات پیش کرتا ہے۔ ان الہامات کو پڑھ کر آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ لعنتی ہم ہیں یا یہ ہیں۔

(۱) ”قادیانی کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ **أُخْرِجَ مِنْهُ الْيَزِيلِيُّونَ** یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں،“

(تذکرہ صفحہ ۱۴۱)

(۲) ”ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چوہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۳)

اسی قادیانی جماعت کے متعلق آسمان نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے مناطب ہو کر فرمایا تھا کہ۔

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

(۳) ۱۹۰۵ء۔ ”رویا۔ قبل از نماز صبح۔ میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں۔ اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے۔ وہ بہت بُری حالت میں ہے اور اس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں۔ کوئی زیور نہیں اور نہایت روئی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے۔ نمازِ عصر کا وقت ہے میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کے لئے چلا جاؤں۔ کچھ کپڑے میں نے ساتھ لئے ہیں کہ نیچے جا کر پہن لੁں گا۔ یہ جلدی اس لیے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقع نہ ملے۔ پس میں نے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی شرخ چادر اور پلے لی اور کمرے سے نکلا۔ جب میں اس کے برابر گزر تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

ساتھ ہی الہام ہوا کہ

اس پر آفت پڑی، آفت پڑی

اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح بیٹھی ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۳۶۸-۳۶۹)

(۴) ”فرمایا کہ میں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔ (۱) زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔“

(۲) فَسَّقُهُمْ تَسْجِيْقًا فرمایا: میرے دل میں آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدّعاء پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ یا رَبِّ فَا سَمِعْ دُعَائِيْ وَ مَزِّقْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَاءَنِيْ وَأَنْجِزْ وَعْدَكَ وَأَنْصُرْ عَبْدَكَ وَأَرِنَا أَيَّامَكَ وَشَهِرُّ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكَافِرِينَ شَرِيرًا۔ اے میرے رب! تو میری دعا شن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو لکھڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرم اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لیے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنیوالوں میں سے کسی شریروں کو باقی نہ رکھ۔ ” (تذکرہ ۳۳۶)

إِنِّي مَعَ الْغَفَارِ أَتِيكَ بَغْتَةً (تذکرہ ۲۶۹-۲۷۰)

میں تم دونوں کیسا تھوں۔۔۔ میں غفار کیسا تھوں۔۔۔ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ أَتِيكَ بَغْتَةً (تذکرہ ۲۵۴)

میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔



سلسلہ کی تکمیل۔ تحصیلدار اکیس اکیس۔۔۔؟

فرمایا ”چند روز ہوئے مولوی عبدالگریم صاحب کو روایا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئی پھر خیال آیا کہ یہ توفیت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کروائیں۔۔۔تب میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں کہ میری اتنی عمر ہو کے سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔۔۔اس کے جواب میں انہوں نے کہا ”تحصیلدار“۔۔۔میں نے کہا یا آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ جس امر کے واسطے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے آپ وہ دعا کریں۔۔۔تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے مگر اونچے نہ کئے اور کہا ”اکیس ۲“۔۔۔میں نے کہا کھول کر بیان کرو مگر انہوں نے کچھ کھول کرنے بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے اور پھر چلے گئے۔

فرمایا تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا اور دوسرے رعایا کہ باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا۔ اسی طرح مسح موعود کا یہ کام ہے کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے اور تو حیدر کو زمین پر پھیلاوے۔ دوسرے یہ کہ حکم عدل ہو کر امتِ محمدیہ کو باہمی عدل پر قائم کرے۔” (تذکرہ ۳۹۱)

(۱) تیرارب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے ٹوخوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی۔ وہ وقت قریب آگیا ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا (۲) میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے یعنی اُنل ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۳۹۲ حاشیہ)

إِنِّي مَعَكُمْ— إِنِّي مَعَ الْغَفَارِ أَتِيكَ بَغْتَةً (تذکرہ ۲۶۸-۲۶۹)

میں تم دونوں کیساتھ ہوں۔۔۔ میں غفار کیسا تھوں۔۔۔ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ أَتِيكَ بَغْتَةً (تذکرہ ۲۲۵)

میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

”شَاهَتِ الْوُجُودُ“

فرمایا اس کے معنے میں دشمنوں کے مُنہ کا لے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنوں کو رو سیاہ کرنا چاہتا ہے۔” (تذکرہ ۳۷۲)